



## سوال

(234) اذان میں ترجیح کا اذن عام ہے یا فجر سے خاص؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا صرف فجر کی اذان ہی ”ترجیح“ کے ساتھ پڑھنی چاہیے یا باقی نمازوں کی اذانیں بھی ”ترجیح“ کے ساتھ پڑھنے کی اجازت ہے؟ اور اگر اذان ترجیح کے ساتھ پڑھی گئی ہو تو تکبیر میں کتنے کلمے کہنے چاہئیں، اور ”قَدَقَامَتِ الصَّلَاةُ“ کے جواب میں ”أَقَامَنَا اللَّهُ وَأَدَامَنَا“ کس وقت پڑھنا چاہیے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم اور سنن کی کتابوں میں وارد حضرت ابو محذورہ کی روایت میں اذان میں ترجیح کا اذن عام ہے۔ فجر سے مخصوص نہیں۔ باہن صورت ابو محذورہ کی روایت میں تکبیر میں سترہ کلمات کا ذکر ہے۔ بظاہر اس کا جواز اس صورت میں ہے، جب اذان میں ”ترجیح“ ہو، ورنہ عام حالات میں تکبیر اکہری ہے، جفت نہیں۔ جس طرح کہ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مصرح (واضح) ہے، اور ”قَدَقَامَتِ الصَّلَاةُ“ کے جواب میں ”أَقَامَنَا اللَّهُ وَأَدَامَنَا“ (سنن ابی داؤد، باب نَأْيُقُولُ إِذَا سَخَّ الإِقَامَةُ، رقم: ۵۲۸) کہنے والی روایت تین علتوں کی بناء پر سخت ضعیف ہے۔

۱۔ محمد بن ثابت عبدی بالاجماع ضعیف ہے۔

۲۔ عبدی اور شہر بن حوشب کے درمیان واسطہ مجہول ہے۔

۳۔ شہر بن حوشب مختلف فیہ ہے۔ (المجموع: ۱۲۹/۳)

لہذا ”قَدَقَامَتِ الصَّلَاةُ“ کے جواب میں اسی کلمے کا اعادہ ہونا چاہیے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



## كتاب الصلوة: صفحہ: 215

محدث فتویٰ